سکولوں اور کالجوں کی موجودہ تعلیم میں تبدیلی کی ضرورت

جوں جوں تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بے کاری بڑھ رہی ہے۔ سرکاری مدارس اور کالجوں کی موجودہ تعلیم پر مختلف پہلوؤں سے غور و فکر کرنے کی ضرورت پیدا ہو رہی ہے۔ اور اس میں تبدیلی کرنے کی خواہش بڑھتی جا رہی ہے۔ اس وقت پنجاب میں تعلیم پر سوا تین کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہو رہا ہے جس میں سے ۸۳ لاکھ کے قریب ہر سال فیسوں کے ذریعہ طلباء سے لیا جاتا ہے۔ اور باقی گورنمنٹ ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈ اپنی آمدنی میں سے دیتے ہیں۔ لیکن اتنا روپیہ خرچ کرنے کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بے کار نوجوانوں میں ہر سال بہت بڑا اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ وہ لڑکے جو سکولوں یا کالجوں سے نکلتے ہیں۔ ان میں عام طور پر نہ تو محنت کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ نہ اخلاقی حالت کوئی اعلےٰ ہوتی ہے۔ اور نہ کوئی فن آتا ہے۔ کہ کوئی کام اختیار کر سکیں۔ ان میں سے ہر ایک کی خواہش یہ ہوتی ہے۔ کہ کوئی سرکاری ملازمت مل جائے۔ اور وہ بھی اعلےٰ پایہ کی۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اتنی سرکاری ملازمتیں ممکن نہیں اور کوئی اور کام کرنے کی نوجوانوں میں نہ قابلیت ہوتی ہے اور نہ اپنی ناقص تعلیم و تربیت کی وجہ سے وہ کوئی صنعت و حرفت یا تجارت کا کام اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ اس وجہ سے ایک طرف تو ان کی زندگی بالکل بے مصرف ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور دوسری طرف وہ ملک اور قوم کے لئے سخت ناگوار بوجھ بنتے جا رہے ہیں۔

ان حالات میں نہایت ضروری ہے۔ کہ موجودہ تعلیم میں اس طرح تبدیلی پیدا کی جائے۔ کہ تعلیم پانے کے بعد نوجوان دفتروں کی زینت بننے کی تمنا میں ہی نہ گھلتے رہیں بلکہ کوئی نہ کوئی کام اختیار کر سکیں۔ اور جبکہ طریقۂ تعلیم پر غور و فکر اور اس میں تغیر و تبدل ہمارے ہندوستانی ارکان حکومت کے اختیار میں ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ وہ مروجہ تعلیم کے افسوسناک نتائج دیکھتے۔ اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کی قابلِ رحم حالت سے واقف ہوتے ہوئے آئندہ کے لئے اس کی اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک طرف تو ضروری تعلیم کو اس قدر عام کر دیا جائے۔ کہ کوئی اس سے محروم نہ رہے اور دوسری طرف کھیتی باڑی کے متعلق صنعت و حرفت کے متعلق اور تجارت کے متعلق علمی اور عملی تعلیم اس حد تک ہونی چاہیئے۔ کہ جو نوجوان ان میں سے جس پہلو کو پسند کرے۔ اسے اختیار کر سکے۔ اور اسے ترقی دے سکے۔

اس وقت تعلیم کے عام ہونے میں بہت بڑی روک وہ اخراجات ہیں۔ جو ابتدا سے ہی ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اور جن کا ادا کرنا مفلوک الحال لوگوں کے لئے نہایت مشکل ہے۔ سکول کی فیسوں سے علاوہ درسی کتابوں کی قیمتیں اتنی زیادہ ادا کرنی پڑتی ہیں۔ کہ طبع و اشاعت کا پورا پورا تجربہ رکھنے والے کسی شخص کے لئے بھی یہ سمجھنا ممکن نہیں۔ کہ اخراجات کے مقابلہ میں قیمتیں کیوں اس قدر گراں رکھی جاتی ہیں۔ اور محکمہ تعلیم کی اس میں کیا مصلحت کارفرما ہے۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ ہر سال کئی ایک کتابوں کو بدل کر ان کی جگہ نئی کتابیں داخلِ نصاب کر دی جاتی ہیں۔ اور اس طرح مزید خرچ کا بوجھ آ پڑتا ہے۔

ان حالات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ محکمۂ تعلیم کے نزدیک ملک میں تعلیم کو وسیع کرنے کی نسبت درسی کتب کی تجارت کو فروغ دینا زیادہ اہمیت رکھتا ہے ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ اخراجات کے مقابلہ میں نہایت گراں قیمت کتابوں کو جلد سے جلد تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں اور خصوصاً پنجاب میں تعلیم کی بہت کمی ہے۔ اس کے ساتھ ہی غربت اور تنگدستی کا بھی دَور دَورہ ہے۔ ایسی صورت میں نہایت ضروری ہے۔ کہ تعلیم حاصل کرنے کے اخراجات کم سے کم اور آسانیاں زیادہ سے زیادہ مہیا کی جائیں۔ پھر تعلیم میں اس پہلو کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے کہ کوئی نہ کوئی فن ایسا سکھایا جائے جو ذریعۂ معاش بن سکے۔ اس طرح نہ صرف نوجوانوں میں بڑھنے والی بے کاری کا بڑی حد تک انسداد ہو سکتا ہے۔ بلکہ ملک کی ترقی اور خوشحالی میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ عام طور پر کھیتی باڑی۔ صنعت و حرفت۔ اور تجارت کا وہی رنگ ڈھنگ ہے۔ جو آج سے بہت عرصہ قبل تھا۔ اور ایسا ہی رہے گا۔ جب تک تعلیم یافتہ نوجوان ان کاموں میں حصہ نہ لیں گے۔ اور نوجوان اسی صورت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ کہ انہیں تعلیم حاصل کرنے کے زمانہ میں ان کاموں کے متعلق عملی تعلیم دی جائے۔ اور تجربات کرائے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ شہادت ۱۳۱۹ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت دردِ شکم کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ ۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیریت ہے ۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے ۔

تحقیقاتی کمیشن کو جو حضرت میر محمد اسماعیل صاحب صدر ۔ میاں غلام محمد صاحب اختر سکرٹری اور راجہ علی محمد صاحب ۔ چودہری عطا محمد صاحب ۔ قاضی محمد اسلم صاحب ۔ شیخ عبدالحمید صاحب اور ملک غلام محمد صاحب ممبران پر مشتمل ہے ۔ آج سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے شرف باریابی بخشا اور رپورٹیں ملاحظہ کرتے ہوئے مناسب ہدایات صادر فرمائیں ۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو آنکھ کی تکلیف کی وجہ سے بہت بے چینی ہے ضعف اور حرارت کی بھی تکلیف ہے ۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں ۔

صاحبزادہ مرزا امیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایف ۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں ۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے ۔

درخواست ہائے دعا

(۱) فضل محمد بیگ صاحب کرنالی ایس ۔ ڈی کا ۔ خلیفہ جلال الدین صاحب قادیان بی ۔ ایس ۔ سی کا ملک فیروز الدین صاحب جھگڑیاں کا لڑکا ایف ۔ اے کا ۔ اور مولوی محمد احمد صاحب قادیان مولوی فاضل کا امتحان دینے والے ہیں ۔ (۲) شیخ عبدالغنی صاحب امرتسر کی لڑکی ممتاز خانم بیمار اور سول ہسپتال امرتسر میں زیر علاج ہے ۔ صالح محمد صاحب امراؤتی برار بعارضہ بخار و درد گردہ بیمار ہیں ۔ شیخ عبدالغنی صاحب گڈس کلرک کبالکا کی لڑکی ممتاز خانم انٹرنیل کے دق کی وجہ سے بیمار ہے ۔ شمس النساء بنت سید ظہور حسین صاحب مرحوم بیمار ہے ۔ سب کے لئے دعا کی جائے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکرٹریان تبلیغ و انصار اللہ بیدار ہوں

چونکہ ضروری ہے ۔ کہ گذشتہ ماہ کی تبلیغی رپورٹ ہر ماہ کے پہلے ہفتہ تک مرکز میں پہنچ جائے ۔ اس لئے جن جماعتوں نے ابھی تک رپورٹ نہیں بھجوائی جلد ارسال کریں ۔

جنرل سیکرٹری تبلیغ و انصار اللہ

مبارکباد

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی تقریب شادی پر میں صمیم قلب سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ نیز جناب مرزا عزیز احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہوا دعا کرتا ہوں ۔ کہ خدا تعالےٰ دولہا دلہن کو اپنے خاص برکات کا مورد بنائے

خاکسار حکیم عبدالعزیز خان پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر ۔ قادیان

سخنہائے گفتنی

از جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر بی ۔ اے آنرز ایل ایل ۔ بی ۔ ایڈووکیٹ کپورتھلہ

(۱)

مرا چشمیست خونباران کہ زو لعل یماں ریزد
مسلسل متصل پیہم پیاپے جاوداں ریزد

تو دل بردی کہ دلداری نہ از بہر دلآزاری
مگر ایں غمزۂ بیباک خونم ناگہاں ریزد

نہ آبِ دیدۂ دلدادگاں آتش بود پنہاں
حذر کن تا نہ ایں آبے ترا آتش بجاں ریزد

بہارِ بے خزاں یابم بہشت جاوداں یابم
بجامم قطرۂ ساقی اگر پیر مغاں ریزد

حریفاں بادہ مے خوردند و مے خوردند لاجرعہ
ازیں غافل کہ سنگ حادثہ از آسماں ریزد

بذوق عام کم گوید سخنور در سہے گوید
متاع کس مخر باشد کہ بیروں از دکاں ریزد

چو نپسندد کہ در ماتم رسد از بہرِ در ماتم
اگر ایں نغمۂ مظہر بہ آں گوش گراں ریزد

ق

بہ ہیں ہنگامۂ یورپ نگہ کن توپ و طیارہ
بگیتی انقلاب آمد زمیں بارد زماں ریزد

پس از پولینڈ آخر نوبتِ فن لینڈ در آمد
شنیدم زلزلہ بر عضو ضعیف ناتواں ریزد

ق

صبا مختار را پیغام مظہر نرم نرمک گو
کہ از طبع گہر بارش ہماں گنج رواں ریزد

نزیبد مرد غازی را کہ تیغش در نیام آید
دمادم از دم شمشیر او برق یماں ریزد

(۲)

"الٰہی آفریں برقے کہ بر روئے آشیاں ریزد"
بگیتی انقلاب آید زمیں بر آسماں ریزد

دگر از آمدِ فصلِ بہاری مے دہد مژدہ
بچشم کم مبیں برگے کہ از بادِ خزاں ریزد

مسلماں باش و مسلم زی کہ از گفتار و کردارت
مبادا آبروئے ملتِ اسلامیاں ریزد

بحفظِ خویشتن داری مرو بیرا من میرے
چو دستش نیست بر چیزے بدامانت چساں ریزد

حذر کن تا توانی از سوال و فقر دریوزہ
کہ مقدارِ ترا از پایۂ آسماں ریزد

بکن جہدے کہ توفیقِ ازل نکتہ نواز آمد
چو باردیم بہ یم بارد چو ریزد بیکراں ریزد

کہ دستِ ہمتِ مومن بپوشد روئے عالم را
چناں گیرد چناں دارد چناں باشد چناں ریزد

کجا اندیشۂ روزی بود اہلِ توکل را
کہ ایزد رزق ہر جاندار را از آسماں ریزد

زِ خرمن مے رساند دانہ دانہ مرغ و ماہی را
زِ نیسانش صدف را قطرہ قطرہ در دہاں ریزد

ولیکن حکمتِ او از برائے مصلحت کوشی
گہے باشد کہ نقدِ سود در جیب زیاں ریزد

دُر از دریا فراگیری عسل از نحل برداری
شگافی سنگِ خارا را کہ زو لعلِ یماں ریزد

گرا گنج رواں باید ورا رنجِ رواں شاید
کہ چشم در فراقِ او گہرہائے گراں ریزد

عالی ہمتی باید کہ بہرت چرخِ دولابی
ثریا را نثار آرد بپایت کہکشاں ریزد

زِ دنیا دل چو بر کندم رسیدم بر درِ یثرب
کہ ایں بارِ گناہ‌ام ہر از پشتِ نواں ریزد

کند از عرشیاں بالا مقام منتِ خاشاکے
جبینم سجدہ ہائے شوق بر آں آستاں ریزد

بو صفش عقل را اقرارِ لا ادری و لا احصی
ہمائے فکر را بال و پر و تاب و تواں ریزد

دُرِ معنی بجاں سفتم نہانی راعیاں گفتم
بدل چوں مے خلد حرفے بناچار از زباں ریزد

سخن از بزم مے باشد دگر از رزم مے باشد
مگر مظہر حدیثِ دردِ دل را در میاں ریزد

تاریخ اسلام

اہلِ مدینہ پر مفسدین کے مظالم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبداللہ بن سبا کے جعلی خط اور مدینہ منورہ کے محاصرہ کے متعلق اشاعت ہائے گزشتہ میں روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ اس کے بعد کے واقعات یہ ہیں۔ کہ مفسدین کی طرف سے اس دوران میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور اہل مدینہ کو تکلیف پہونچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا گیا۔ چنانچہ ایک طرف تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر انہوں نے یہ زور دینا شروع کیا۔ کہ آپ خلافت سے دست بردار ہو جائیں۔ اور دوسری طرف اہل مدینہ کو انہوں نے تنگ کرنا شروع کر دیا۔ دو تین ہزار مسلح فوج شہر کی ناکہ بندی کئے ہوئے تھی۔ اور اس لحاظ سے ان کا مقابلہ کرنا آسان نہ تھا۔ مگر انہوں نے مزید ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے یہ اقدام بھی کیا۔ کہ وہ مدینہ کے چند آدمیوں کو بھی اکٹھا نہیں ہونے دیتے تھے۔ مسجد میں لوگ بے شک جمع ہو سکتے تھے۔ مگر انہوں نے اس کا بھی انتظام کر رکھا تھا۔ اور وہ یہ کہ نماز سے پہلے یہ لوگ مسجد میں پھیل جاتے۔ اور اس طرح اہل مدینہ کو ایک دوسرے سے جُدا جُدا رکھتے۔ تاکہ وہ کچھ کر نہ سکیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان شورش اور فساد کے ایام میں بھی باقاعدہ مسجد میں تشریف لاتے۔ اور صحابہ کو نماز پڑھایا کرتے۔ اور یہ لوگ بھی کوئی مزاحمت نہ کرتے۔ حتےٰ کہ جمعہ کا دن آگیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر ان لوگوں کو نصیحت فرمائی۔ اور کہا۔ کہ تم لوگوں پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔ پس اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ اس پر ایک انصاری جن کا نام محمد بن مسلمہ تھا۔ کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے کہا۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ ان لوگوں پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے واقعہ میں لعنت فرمائی ہے۔ باغیوں نے یہ حال دیکھا۔ تو وہ ڈرے۔ کہ اگر صحابہ رضؓ نے یکے بعد دیگرے اسی طرح آپ کی تصدیق کرنی شروع کر دی تو عوام شائد ہمارا ساتھ چھوڑ دیں۔ اس لئے حکیم بن جبلہ نے جو اس فتنہ پردازی کا سرغنہ تھا۔ حضرت محمد بن مسلمہ کو جبراً پکڑ کر بٹھا دیا۔ اس پر ایک اور صحابی حضرت زید بن ثابت تصدیق کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو ان کو بھی ایک شخص نے بٹھا دیا۔ اس کے بعد ان لوگوں میں سے ایک شخص آگے بڑھا۔ اور اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے وہ عصا چھین لیا۔ جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ اور پھر آپؐ کے بعد حضرت ابوبکر رضؓ حضرت عمر رضؓ اور حضرت عثمانؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اور پھر اسی پر اس نے اکتفا نہ کیا۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس یادگار کو اپنے گھٹنوں پر رکھ کر توڑ دیا۔

اس کے بعد انہوں نے اس مسجد میں جس کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ پتھر برسانے شروع کر دیئے اور سنگباری کر کے صحابہ کرام اور اہلِ مدینہ کو مسجد نبویؐ سے باہر نکال دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تو اس قدر کنکر برسائے گئے۔ کہ آپ بے ہوش ہو کر منبر سے گر پڑے۔ اور چند آدمی اٹھا کر آپ کو گھر چھوڑ آئے۔ اس واقعہ کے بعد جو نہایت ہی دردناک تھا۔ صحابہ اور اہل مدینہ نے سمجھ لیا۔ کہ ان لوگوں کے دلوں میں اس سے بھی زیادہ غیظ و غضب ہے۔ جس کا انہوں نے اظہار کیا ہے۔ اور یہ اسلام کے خطرناک دشمن ہیں۔ ان کا جب تک مقابلہ نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت تک امن کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوگی۔ چنانچہ چار یا پانچ صحابہؓ نے ان سے لڑنے کا عزم کر لیا۔ دو تین ہزار کے لشکر کے مقابلہ میں چار یا پانچ آدمیوں کا لڑنا شائد دُنیا دار کی آنکھ میں ایک جنون سے زیادہ وقعت نہ رکھے۔ مگر بہر حال وہ لوگ اپنے اخلاص اور اس جوش کی وجہ سے جو اُن کے دلوں میں اسلام کے متعلق تھا۔ اس لڑائی کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو روک دیا۔

باغی اگرچہ مدینہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ مگر وہ اہل مدینہ کو اپنے ساتھ شامل کرنے میں بُری طرح ناکام ہوئے۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ سوائے تین شخصوں کے مدینہ میں سے اور کسی کو ان کے ساتھ ہمدردی نہ تھی۔ ان میں سے ایک محمد بن ابی بکر تھے۔ جنہیں نہ تو دُنیوی لحاظ سے کوئی خاص اعزاز حاصل تھا۔ اور نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت انہوں نے اٹھائی ہوئی تھی۔ البتہ لوگ چونکہ ان کے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ان کا احترام کرتے تھے۔ اس لئے انہیں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا۔ کہ میں بھی کوئی حیثیت رکھتا ہوں۔ دوسرا شخص محمد بن حذیفہ تھا۔ یہ بھی صحابہ سے تعلق نہیں رکھتا تھا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ تو اس نے آپ سے کوئی عہدہ طلب کیا مگر آپ نے انکار کر دیا۔ اس پر اس نے کہا۔ کہ مجھے اجازت دیجئے۔ کہ میں کہیں باہر جا کر کوئی کام کروں۔ حضرت عثمان نے اجازت دے دی۔ اور اس نے مصر جا کر عبداللہ بن سبا کے ساتھیوں سے مل کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف لوگوں کو بھڑکانا شروع کر دیا۔ جب اہلِ مصر مدینہ پر حملہ آور ہوئے تو اس وقت یہ ان کے ساتھ ہی آیا۔ مگر کچھ دور تک آکر پھر واپس چلا گیا۔ اور اس فتنہ کے وقت مدینہ میں موجود نہیں تھا۔

تیسرے شخص عمار بن یاسر تھے۔ ان کے دھوکا کھانے کی وجہ یہ تھی۔ کہ یہ بہت سادہ مزاج تھے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے انہیں مصر بھیجا۔ تاکہ وہاں کے گورنر کے متعلق رپورٹ کریں۔ تو عبداللہ بن سبا نے ان کا استقبال کر کے ان کے خیالات کو گورنر کے خلاف کر دیا۔ اور چونکہ وہ ایسے لوگوں میں سے تھا۔ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایام کفر میں سخت مخالفت کی تھی۔ اس لئے وہ بہت جلد ان کے دھوکا میں آگئے۔ مگر انہوں نے عملاً فساد میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ خاموشی سے اپنے گھر میں بیٹھے رہے۔

ان تین کے سوا کوئی شخص صحابی ہو یا غیر صحابی ان مفسدوں کا ہمدرد نہیں تھا۔ اور ہر شخص ان پر لعنت ملامت کرتا تھا۔ بہر حال بیس دن تک یہ لوگ اس کوشش میں مصروف رہے۔ کہ کسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلافت سے دست بردار ہو جائیں۔ مگر حضرت عثمانؓ نے اس سے صاف انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ جو قمیص اللہ تعالےٰ نے مجھے پہنائی ہے میں اسے ہرگز اتار نہیں سکتا۔ اور نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کو بے پناہ چھوڑ سکتا ہوں۔ کہ جس کا جی چاہے دوسرے پر ظلم کرے۔ بیس دن گزرنے کے بعد ان لوگوں کو خیال ہوا۔ کہ اب جلدی کرنی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ صوبجات سے فوجیں آجائیں۔ اور ہمیں اپنے اعمال کی سزا بھگتنی پڑے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ اور کھانے پینے کی چیزوں کا اندر جانا بند کر دیا۔ اور سمجھ لیا۔ کہ شائد اس طرح مجبور ہو کر حضرت عثمان رضؓ ہمارے مطالبات کو قبول کر لیں گے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے دوسرے لوگوں پر بھی زیادہ سختی کرنی شروع کر دی۔ کوئی شخص اسلحہ کے بغیر اپنے گھر سے نہیں نکلتا تھا۔ اور جو شخص ان کا مقابلہ کرتا تھا۔ اسے قتل کر دیتے تھے۔

جب ان لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر پانی تک پہنچنا بند کر دیا۔ تو حضرت عثمان رضؓ نے اپنے ایک ہمسایہ لڑکے کو حضرت علی رضؓ۔ حضرت طلحہ رضؓ۔ حضرت زبیر رضؓ اور امہات المومنین کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا۔ کہ ان لوگوں نے ہمارا پانی بھی بند کر دیا ہے۔ آپ اگر کچھ مدد ہو سکتی ہے۔ تو کریں۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو سمجھایا۔ کہ تم لوگوں نے کیا رویہ اختیار کر لیا ہے۔ روم اور فارس کے لوگ بھی قید کرتے ہیں۔ تو قیدیوں کو کھانا کھلاتے اور پانی پلاتے ہیں۔ مگر تم نے مسلمان کہلا کر ایسا رویہ اختیار کیا ہے۔ جو نہ مومنوں سے ملتا ہے۔ نہ کافروں۔

مگر حضرت علی رضؓ کی اس نصیحت کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور انہوں نے صاف کہہ دیا کہ خواہ آپ کچھ کہیں ہم اس شخص تک پانی کا ایک گھونٹ اور اناج کا ایک دانہ بھی نہیں پہنچنے دیں گے۔ امہات المومنین میں سے سب سے پہلے حضرت ام حبیبہ آپ کی مدد کے لئے آئیں وہ ایک خچر پر سوار تھیں اور پانی کا مشکیزہ ان کے ساتھ تھا لیکن اصل غرض ان کی یہ تھی کہ بنو امیہ کے یتامیٰ اور بیواؤں کی وصیتیں جو حضرت عثمان رضؓ کے پاس تھیں وہ کہیں تلف نہ ہو جائیں۔ چنانچہ آپ نے چاہا کہ کسی طرح وہ وصایا محفوظ کر لی جائیں۔ جب آپ حضرت عثمان کے دروازہ پر پہنچیں تو باغیوں نے آپ کو روکنا چاہا۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ ام المومنین ام حبیبہ ہیں۔ مگر اس پر بھی وہ باز نہ آئے۔ اور انہوں نے آپ کی خچر کو مارنا شروع کر دیا۔ حضرت ام حبیبہ نے کہا۔ کہ بنو امیہ کے یتامیٰ اور بیواؤں کی وصیتیں کہیں ضائع نہ ہو جائیں اس لئے اندر جانا چاہتی ہوں۔ مگر ان بدبختوں نے کہا تم جھوٹ بولتی ہو۔ اور آپ کے خچر پر حملہ کر کے اس کے پالان کے رسے کاٹ دیئے اور زین الٹ گئی۔ قریب تھا کہ حضرت ام حبیبہ گر کر روندی جائیں کہ بعض اہل مدینہ نے جو قریب ہی تھے جلدی سے آپ کو سنبھالا۔ اور گھر پہنچا دیا۔ حضرت ام حبیبہ کے ساتھ مفسدین کا یہ سلوک ایسا دردناک تھا۔ کہ جس نے بھی سنا اس نے ان لوگوں کی قساوت قلبی پر ماتم کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو اس قدر متاثر ہوئیں۔ کہ آپ نے حج کا ارادہ کر لیا جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ آپ مدینہ سے جاتی ہیں۔ تو بعض نے آپ سے درخواست کی کہ آپ یہیں ٹھہریں۔ ممکن ہے فتنہ کے فرو کرنے میں آپ سے کوئی مدد ملے۔ مگر آپ نے یہ کہکر انکار کر دیا کہ کیا تم چاہتے ہو مجھ سے بھی وہی سلوک ہو جو ام حبیبہ سے ہوا۔ خدا کی قسم میں اپنی عزت کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتی۔ چنانچہ حضرت عائشہ حج کو تشریف لے گئیں اور اسی طرح بعض اور صحابہ بھی جن سے ممکن ہو سکا مدینہ سے چلے گئے۔ اور چند اکابر صحابہ کے سوا باقی لوگ اپنے گھروں میں بیٹھ رہے۔

سواد اعظم اور فرقہ ناجیہ کی تحقیق

احراری اخبار "زمزم" کے اعتراضات کا جواب

— ۱ —

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے کہا تھا۔

"پھر یہ کہنا کہ قادیان میں سواد اعظم ہے یہ بھی غلط ہے۔ سواد اعظم قادیان میں نہیں بلکہ سواد اعظم یہ دوسرے مسلمان ہیں۔ قادیانی جماعت تو اس سواد اعظم کے بالمقابل بہت ہی قلیل حصہ ہے۔" (پیغام ۲۷ فروری)

میں نے اس کا جواب الفضل ۱۰ اور ۱۱ (مارچ) میں لکھا۔ بحث کے دوران میں حدیث تفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ کا بھی ذکر آیا۔ اس جواب پر غیر مبایعین تو آجتک خاموش ہیں۔ البتہ احراری اخبار "زمزم" (لاہور) میدان میں آکودا ہے۔ چنانچہ "زمزم" اپنی شان "احراریت" کے اظہار کے بعد لکھتا ہے۔

"یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ مرزا صاحب کا خروج تیرھویں صدی ہجری میں ہوا۔ ان کے خروج سے پہلے تیرہ سو سال کے عرصے میں کوئی جنتی فرقہ پیدا ہوا یا نہیں؟ اگر کوئی جنتی فرقہ موجود تھا تو ظاہر ہے کہ وہ قادیانی فرقہ نہیں ہو سکتا اگر موجود نہیں تھا۔ بلکہ تیرہ سو سال کے بعد قادیانیوں کو جنتی اور بہشتی بننا تھا۔ تو پھر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے۔ کہ تیرہ سو سال کے کل مسلمان (نعوذ باللہ) جہنمی قرار پائے اور یہ طویل زمانہ نیک لوگوں سے خالی رہا۔ افسوس! خیر القرون میں تو کوئی جماعت جنتی نہ ہو۔ اور دجالی زمانے میں قادیان کے منارہ پرست جنتی بن جائیں۔ آخر میں ہم یہ عرض کئے دیتے ہیں کہ تہتر فرقوں والی حدیث قطعاً بے اصل ہے۔ کیونکہ واقعات کے بھی خلاف ہے اور سند کے اعتبار سے بھی مجروح ہے۔ اب تک خبر نہیں کتنے سو فرقے پیدا ہو چکے ہیں۔ اور قادیانیوں کی بدولت اور کتنے پیدا ہوں گے۔ اس حدیث کی تحقیق کے لئے علامہ فیروز آبادی کی سفر السعادۃ اور علامہ ابن حزم محدث کی الملل والنحل جلد دوم دیکھنی چاہیئے۔" (۱۵۔ مارچ)

— ۲ —

اس "اہم سوال" کا جواب تو واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور پرنور سے پیشتر خیر القرون میں بھی اور بعد کے زمانہ میں بھی فرقہ ناجیہ موجود رہا ہے۔ خیر القرون میں نیم تنظیم کی صورت میں اور بعد ازاں متفرق طور پر۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک (بخاری و مسلم)

کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ امر الہیٰ پر قائم رہے گا۔ ان کے مخالف اور ان کی مدد سے دستکش ہونے والے ان کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ اللہ تعالےٰ کے امر کے آنے تک وہ برابر اس پر قائم رہیں گے۔

اس حدیث نبوی کے مطابق انصار دین کا گروہ ہر زمانے میں موجود رہا ہے۔ وہ لوگ یقیناً اہل الجنۃ تھے۔ گزشتہ طویل زمانہ صالحین اولیاء۔ ابدال اور اقطاب سے ہرگز خالی نہیں رہا۔

درحقیقت "زمزم" کا پیش کردہ سوال تو کوئی اہم سوال نہیں۔ اصل زیر بحث امر یہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں فرقہ ناجیہ کون ہے۔ خدا کے مامور اور اس کے فرستادہ کی جماعت یا اس کے مکذبین و مکفرین کا گروہ؟ غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کا مامور مانتے ہیں۔ اس لئے یہ سوال براہ راست تو انہی کے متعلق ہے۔ مگر "زمزم" بھی اتنا غور کر سکتا ہے۔ کہ اگر اس کے زعم کے مطابق حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اتر آئیں تو کیا ان کے ماننے والے ناجی ہوں گے۔ یا ان کے منکرین و مکذبین؟

موجودہ دور میں جماعت احمدیہ کے فرقہ ناجیہ بننے پر "زمزم" کو یہ اعتراض ہے۔ کہ

"دجالی زمانے میں قادیان کے منارہ پرست جنتی بن جائیں۔"

حالانکہ غور طلب بات یہ ہے کہ اگر یہ زمانہ دجالی ہے۔ تو عیسوی انفاس کی تاثیرات قدسیہ کے منصۂ شہود پر آنے کا بھی تو یہی وقت ہے۔ کیا ضرور نہ تھا۔ کہ دجالی ظلمتوں کو پاش پاش کرنے کے لئے آسمانی نور نازل ہوتا اور اس نور کے عشاق زمرۂ ابرار میں شامل ہو کر اہل جنت بنتے؟ "دجالی زمانہ" تو خود جنتی گروہ کا مقتضی ہے۔ مگر حیرت ہے کہ "زمزم" اتنی موٹی بات کے سمجھنے سے قاصر ہے۔ ہم تو خدا پرست ہیں اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کا نور ہے۔ نور کی جگہ (منارہ) سے محبت کرنا شیوۂ اہل ایمان ہے اس لئے "منارہ پرست" کوئی خاص طنز نہیں ہاں کچھ لوگ ظلمت پرست ہوتے ہیں اور تاریکی سے محبت ان کا شعار ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ ان میں سے نہیں ہے۔

— ۳ —

"زمزم" نے آخری عذر یہ کیا ہے۔ کہ فرقہ ناجیہ والی حدیث "واقعات کے بھی خلاف ہے اور سند کے اعتبار سے بھی مجروح ہے۔" مدیر "زمزم" کے نزدیک یہ حدیث واقعات کے اس لئے خلاف ہے۔ کہ "اب تک خبر نہیں کتنے سو فرقے پیدا ہو چکے ہیں۔" اور سند کے اعتبار سے اس لئے مجروح ہے کہ علامہ فیروز آبادی نے سفر السعادۃ اور علامہ ابن حزم ظاہری نے الملل والنحل جلد دوم میں اس کی تحقیق کی ہے۔

مگر "زمزم" کا یہ عذر بھی باطل ہے۔ کیونکہ آئمہ حدیث نے مسلمان کہلانے والے فرقوں کی ایک اصولی حد بندی کی ہے۔ اور اس حد بندی کے اعتبار سے ان فرقوں کی تعداد حدیث کے عین مطابق ہے۔

آسانی
گورنمنٹ ہند سے رجسٹرڈ
اس دوا کے استعمال سے بچہ کی پیدائش میں زچہ کو بے حد آسانی ہوتی ہے۔ وضع حمل کے درد بڑے نام ہوتے ہیں اور آنول بھی جلد خارج ہو جاتی ہے مفید نہ ہو تو قیمت واپس کی شرط قیمت دو روپیہ خرچ ڈاک ۱۲۔ آنے پتہ:-
لیڈی سپرنٹنڈنٹ زنانہ دواخانہ ہے رسالن گھر بلڈنگ شاہجہانپور یو۔ پی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴۹)

چھوٹے چھوٹے ضمنی اختلافات سے فرقے قائم نہیں ہوا کرتے۔ نیز "سبعین" کا لفظ عربی زبان میں کثرت کے اظہار کے لئے بولا جاتا ہے۔ اس لئے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے۔ کہ جب مسلمانوں کے بکثرت فرقے ہو جائیں گے۔ بلکہ عیسائیوں اور یہودیوں کے فرقوں کی کثرت سے بھی بڑھ جائیں گے تب بھی اللہ تعالےٰ امت مرحومہ میں ایسی جماعت قائم رکھے گا۔ جو اہلِ حق ہوگی۔ اور نجات پانے والی۔

پس واقعات کی آڑ میں اس حدیث کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے مولوی محمد علی صاحب کے جواب میں اس حدیث کو تعیین تعداد فرقہ ہائے کے لئے پیش نہیں کیا۔ بلکہ اس امر کے لئے پیش کیا تھا۔ کہ ایسی کثرت جس کے لئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے "فی النار" کا لفظ ذکر فرمایا تھا۔ وہ سوادِ اعظم نہیں کہلا سکتی۔ جس کی پیروی سچے مسلمان پر فرض ہے۔

یہ درست ہے کہ علامہ فیروز آبادی نے سفر السعادۃ میں بہتر فرقوں والی حدیث کے متعلق لکھا ہے کہ لم یثبت فیہ شیٔ واللہ اعلم بالصواب (ص ۱۴۰) اور یہ بھی درست ہے۔ کہ علامہ ابن حزم ظاہری نے بھی اس روایت کی سند کو درست تسلیم نہیں کیا۔ جیسا کہ وہ اپنی کتاب الفصل فی الملل والاھواء میں بیان کرتے ہیں۔ لیکن علامہ ابن حزم ظاہری یا علامہ فیروز آبادی کا ایسا لکھنا اس بات کی قطعاً دلیل نہیں۔ کہ یہ حدیث درست نہیں۔ حق یہ ہے کہ یہ روایت مشہور کی حد تک پہنچ چکی ہے۔ ائمہ حدیث کے ایک بڑے گروہ نے اس کو روایت کیا ہے۔ صحاح ستہ میں سے جامع ترمذی اور سنن ابو داؤد میں یہ روایت موجود ہے۔ مسند احمد میں بھی آئی ہے۔ دوسری کتابوں میں بھی یہ حدیث مروی ہے۔ امام ابن عبد ربہ الاندلسی نے کتاب العقد الفرید میں بھی اسے درج کیا ہے۔ (جلد ۱ صفحہ ۲۵۰)

امام جلال الدین السیوطی نے اپنی کتاب اللآلی المصنوعۃ میں اس حدیث کے متعلق مختلف روائتوں پر بحث کرنے کے بعد تفترق امتی عن ثلاث وسبعین فرقۃ کلھا فی النار الا واحدۃ الخ کو "المحفوظ فی المتن" قرار دیا ہے یعنی اس روائت کا یہ متن محفوظ اور درست ہے۔

علامہ ابوالفتح الشہرستانی نے مشہور کتاب الملل والنحل میں (جسے "زمزم" نے ناواقفیت سے امام ابن حزم کی طرف منسوب کر دیا تھا) بہتر فرقوں والی حدیث کو نقل کیا ہے۔ اور مسلمان کہلانے والے فرقوں کا تفصیلاً ذکر کیا ہے یعنی یہ ثابت کیا ہے کہ یہ حدیث پوری ہو چکی ہے۔

علامہ ملا علی القاری مشہور ناقد روایات نے مشکوۃ المصابیح کی شرح مرقاۃ المفاتیح میں بہتر فرقوں والی حدیث کے تذکرہ پر تحریر کیا ہے:۔

تلک اثنتان وسبعون فرقۃ کلھم فی النار والفرقۃ الناجیۃ ھم اھل السنۃ البیضاء المحمدیۃ والطریقۃ النقیۃ الاحمدیۃ ولھا ظاھر سمی بالشریعۃ شرعۃ للعامۃ وباطن سمی بالطریقۃ منھاجاً للخاصۃ۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ا ص ۲۴۸)

یعنی یہ بہتر فرقے سب جہنم میں جائیں گے۔ نجات یافتہ فرقہ وہ لوگ ہیں۔ جو روشن سنت محمدیہ کے پیرو ہیں۔ اور صاف طریقہ احمدیہ کی اتباع کرنے والے ہیں۔ ان کے پاس شریعت ظاہری بھی ہے۔ جسے عامۃ المسلمین کا راستہ ہونے کے باعث شریعت کہا جاتا ہے۔ نیز ان کے پاس باطنی طریقت بھی ہے جسے اس نام کے لئے اس لئے موسوم کیا جاتا ہے۔ کہ وہ خواص کا منہاج ہے۔

علامہ قاری رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف بہتر فرقوں والی حدیث کی تصحیح کی ہے۔ بلکہ فرقہ ناجیہ کی بھی تعیین کر دی ہے۔ وہ فرقہ اہلِ سنت میں سے ہے کہہ کر بتا دیا۔ کہ اہلِ تشیع وغیرہ میں سے نہیں۔ پھر "البیضاء المحمدیۃ" کہہ کر بتا دیا۔ کہ غلط طور پر جو لوگ اہلسنت ہونے کا دعوےٰ کرنے والے ہوں گے وہ اس کا مصداق نہیں۔ یعنی وہ لوگ جو مونہہ سے تو یہ کہیں گے۔ کہ حضرت سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت فوت ہونا ہے۔ لیکن حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو دو ہزار سال سے بجسد عنصری آسمان پر زندہ مانیں گے۔ وہ باوجود آسمانی وضاحت اور عقلی دلائل کے سننے کے کیونکر "اھل السنۃ البیضاء المحمدیۃ" کہلا سکیں گے؟ آگے چل کر آپ نے "والطریقۃ النقیۃ الاحمدیۃ" کہہ کر تو گویا فیصلہ ہی کر دیا۔ کہ مختلف طریقے جاری ہوں گے۔ مگر نجات یافتہ طریقہ احمدیہ ہی ہوگا۔

جماعت احمدیہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ظاہری شریعت کی بھی پوری پوری پابندی ہے۔ اور باطن شریعت پر بھی منازل سلوک طے ہوتی ہیں۔ پس پہلے زمانوں میں خواہ کوئی فرقہ نجات یافتہ ہو۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس عصر روحانیت سوز میں یہی جماعت خدا کے ہاتھ کا پودا ہے جو روز بروز پنپ رہا ہے۔ علم ظاہر اور علم باطن کے شیریں اثمار پیدا کر رہا ہے۔ اور یوں بھی صحابہ کرام کے طریق پر اشاعتِ اسلام میں دن رات کوشاں ہے۔ اور پھر ایک نظام اور واجب الاطاعت امام کے ماتحت ہے۔ جیسا کہ لفظ "الجماعۃ" کا تقاضا ہے

غرضؔ اخبار "زمزم" کا اعتراض باطل ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا فرقہ ناجیہ ہونا ثابت ومسلّم۔ "زمزم" میں اگر ہمت ہے۔ تو وہ بھی ذرا بتائے۔ کہ اس کے نزدیک کونسا فرقہ ناجی ہے۔ اور اس میں نجات یافتہ فرقہ کی علامات کس طرح متحقق ہوتی ہیں؟ کیا "زمزم" ایسا کر سکتا ہے؟

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل توجہ موصی صاحبان

مالی سال کا یہ آخری مہینہ ہے ہر موصی کو اپنا چندہ ۳۰ ماہ شہادت تک داخل خزانہ کرا دینا چاہیئے۔ تاکہ اسی سال کے حساب میں شامل ہو سکے جن کے ذمہ چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کا بقایا نکلے گا۔ ان کی وصایا منسوخ کر دی جائیں گی۔ احباب کو ابھی سے فکر کرنی چاہیئے۔

بجٹ میں کمی بیشی ہو۔ تو اس کی اطلاع فوراً دفتر ہذا میں بھیجی جائے ؛

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

اکسیر تسہیل ولادت

کی پچھلے دنوں ہمارے خاندان میں ضرورت پیش آئی۔ اور میں نے اسے آزمایا۔ عسر ولادت کی مشکل جو تشویش انگیز صورت اختیار کر چکی تھی بفضلِ خدا حل ہو گئی۔ اس لئے میں سفارش کرونگا کہ اہلِ حاجت بغیر کسی خدشہ کے اس دوائی سے فائدہ اٹھائیں۔ بہت مفید اور زود اثر نیز بے ضرر دوائی ہے۔ جس کیلئے ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان قابل مبارکباد ہیں۔ جنہوں نے یہ مرکب دوائی تجویز فرمائی۔ دو روپے آٹھ آنہ میں صاحب موصوف سے منگوائیں ؛ قاضی محمد ظہور الدین اکمل قادیان

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء تک کے لئے عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

علی پور (ضلع مظفر گڑھ) تبدیلی

پریذیڈنٹ مولوی نور محمد صاحب اوورسیئر نہر
جنرل سکرٹری مولوی عبدالکریم صاحب ڈرائنگ ماسٹر

جمشید پور (تبدیلی)

سکرٹری تبلیغ محمد سلیمان صاحب صدیقی

نتھو پورہ (تبدیلی)

جنرل سکرٹری بابو نور الٰہی صاحب
سکرٹری مال چوہدری عبدالحمید صاحب

لودھانہ

جنرل سکرٹری بابو محمد شفیع صاحب

بمبئی

پریذیڈنٹ ڈاکٹر عطر الدین صاحب
جنرل سکرٹری میاں غلام احمد صاحب اعوان

ملتان

پریذیڈنٹ شیخ فضل الرحمن صاحب اختر بجائے چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج
وائس پریذیڈنٹ پروفیسر اخوند محمد عبدالقادر خان صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی بجائے شیخ فضل الرحمن صاحب اختر

تیجہ کلاں

سکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری ہدایت اللہ صاحب محصل
" " دین محمد صاحب

گوگیرہ

پریذیڈنٹ مولوی محمد عبداللہ صاحب کمپونڈر
سکرٹری مال میاں فضل حق صاحب
" دعوۃ و تبلیغ " "
" تعلیم و تربیت " "

جماعت احمدیہ بکرہ ۸۵ ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ مولوی محمد تقی صاحب
سکرٹری مال چوہدری امیر الدین صاحب
" تبلیغ میاں محمد صاحب نمبردار
" تعلیم و تربیت " "

سکرٹری امور عامہ میاں عبداللہ صاحب
" تحریک جدید " محمد یوسف صاحب

ننکانہ صاحب

پریذیڈنٹ سید سمیع اللہ صاحب
جنرل سکرٹری، سکرٹری تبلیغ مولوی محمد شفیع صاحب
سکرٹری امور عامہ } چوہدری محمد عظیم صاحب
" خارجہ } نائب تحصیلدار
سکرٹری مال میاں محمد ابراہیم صاحب
" وصایا " "
" تعلیم و تربیت " "
" تحریک جدید مال " "
" تحریک جدید بابو سکر الٰہی صاحب پوسٹل کلرک

ونجوان

سکرٹری امور عامہ } چوہدری مولا بخش صاحب
" تعلیم و تربیت } مدرس

چھچھیالہ

پریذیڈنٹ چوہدری عبدالمجید خان صاحب
سکرٹری مال محمد شریف صاحب

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ

سکرٹری دعوۃ و تبلیغ ڈاکٹر حاجی خان صاحب
" امور عامہ میر مرید احمد خان صاحب
" تحریک جدید سید عباس علی شاہ صاحب
" بیت المال چوہدری محمد اکرم خان صاحب
" تعلیم و تربیت ڈاکٹر احمد دین صاحب
" تالیف و تصنیف ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
" امور خارجہ چوہدری محمد سعید خان صاحب
" وصایا حاجی عبدالکریم صاحب
" آڈیٹر ملک گل محمد صاحب

فیروزپور شہر

سکرٹری مال بابو محمد حسین صاحب
" تبلیغ بابو چراغ الدین صاحب

وانا (وزیرستان)

پریذیڈنٹ } صوفی غلام محمد صاحب کلرک
سکرٹری مال } بجائے
سکرٹری تبلیغ } سلیم اللہ صاحب
ملٹری کلرک

جبل پور

سکرٹری تبلیغ چوہدری احمد جان صاحب
سکرٹری تعلیم تربیت چوہدری احمد جان صاحب
جنرل سکرٹری بابو غلام مصطفیٰ صاحب صادق

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ریاست جموں و کشمیر

مولوی محمد حسین صاحب تحریر کرتے ہیں

ایک سرکاری عہدیدار سے ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ جنہوں نے احمدیوں کی خدمات کا اعتراف کیا۔ ایک گھنٹہ تک مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ اور دوبارہ ملنے کا بھی اشتیاق ظاہر کیا۔

ایک گاؤں گاٹھا میں جاتے ہوئے ایک پیر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ان کے ہمراہ چند اور انہی کے ہم خیال آدمی بھی تھے۔ ان کے اعتراضات کے جواب میں عاجز نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور وفات مسیح کو قرآن شریف کی رو سے ثابت کیا۔ اس کا اثر ان پر اچھا ہوا۔ بعض اور لوگوں کو بھی فرداً فرداً تبلیغ کی گئی۔

کلکتہ

مولوی ظل الرحمن صاحب کلکتہ سے تحریر کرتے ہیں۔ تھیوسوفیکل سوسائٹی کے سالانہ جلسہ میں خاکسار کو تلاوت قرآن مجید کے لئے مدعو کیا گیا۔ چنانچہ میں نے ایک رکوع تلاوت کیا جس سے سامعین پر وجد کی حالت طاری تھی۔ اس کے بعد مع مولوی دوست احمد خان صاحب کالج سکوئر میں لیکچر دیئے جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ پھر اپنے ہفتہ وار تبلیغی جلسہ میں تقاریر کی گئیں۔

کلکتہ سے نریا کا سفر کر کے چند غیر احمدی دوستوں کو تبلیغ کی۔

کرشنا نگر میں بعض عیسائی اور مسلمانوں کو بلا کر تبلیغ کی گئی۔ کرشنا نگر سے اٹھا ڈگیا۔ جہاں مولوی محمد سعید صاحب بھی جو اس علاقہ میں تبلیغ کا کام کرتے ہیں موجود تھے۔ وہاں کے تیس چالیس گاؤں والوں نے اکٹھے ہو کر احمدیوں سے بائیکاٹ کا ریزولیوشن پاس کیا۔ جس سے ہمارے احمدی دوست تکلیف میں ہیں۔ وہاں پر ایک تبلیغی جلسہ کر کے گاؤں کے لوگوں پر واضح کیا کہ احمدیت کیا ہے؟ اور کیوں مولوی لوگ ہماری کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ اس کے بعد واپس کلکتہ میں آیا۔ کالج سکوئر میں "اسلامی تعلیم ہی دنیا میں امن قائم کر سکتی ہے" پر لیکچر دیا۔ خدا کے فضل سے لیکچر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ بعض لوگ دار التبلیغ میں ملاقات کے لئے آئے۔ ان کو سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

بھمبلہ (گجرات)

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ میں جہلم سے بذریعہ سائیکل ۱۶ میل کا سفر طے کر کے بھمبلہ پہنچا جہاں غیر احمدیوں کا ایک جلسہ تھا۔ اور امکان تھا کہ شاید ہمارے ساتھ مناظرہ بھی ہو جائے۔ غیر احمدیوں نے جلسہ کی تاریخیں تین دن کے وقفہ پر اور بڑھا دیں۔ میرے وہاں جانے سے غیر احمدیوں کو محسوس ہوا کہ احمدیوں نے اپنا مبلغ قادیان سے بلایا ہے انہوں نے شور مچا دیا کہ یہ لوگ ہمارے جلسہ میں فساد کریں گے۔ میں نے غیر احمدی معززین کو یقین دلایا کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے ہاں چند ضروری امور ہیں جن پر آپ لوگوں کو توجہ دلانا ضروری ہے۔ اگر آپ لوگوں کی خواہش ہو کہ مناظرہ ہو جائے تو آپ کے اور ہمارے سکرٹری صاحبان شرائط مناظرہ طے کر لیں۔ ان کے سکرٹری صاحب نے جب اپنے مولوی صاحبان سے مشورہ کیا تو انہوں نے مناظرہ سے انکار کرتے ہوئے ہمیں یقین دلایا کہ وہ اپنے جلسہ میں بدزبانی نہیں کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے تقریریں کیں مگر بدزبانی سے واقعی اجتناب کیا۔ ہم نے ایک جلسہ کیا۔ جس میں ان کے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی گئی۔ بھمبلہ میں تین لیکچر ختم ہونے کے بعد اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر مسائل پر [illegible] جن میں [illegible] (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(50)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۱ اپریل - آج دار العوام میں مسٹر چرچل وزیر بحریہ نے اعلان کیا کہ ڈنمارک اور ناروے پر جرمن حملہ نے سکوت جنگ کو توڑ دیا ہے۔ جرمنی نے اس حملہ کی تیاری عرصہ سے کر رکھی تھی۔ اور ہماری سرنگوں سے قبل جرمن فوج حرکت میں آ چکی تھی۔ جرمنی نے مال بردار جہازوں میں فوجی وہاں پہنچا دیئے۔ جنہوں نے فوراً تمام اہم بندرگاہوں پر قبضہ کر لیا۔ گذشتہ شب ساٹھ جرمن طیاروں نے سکاپا فلو پر حملہ کیا تھا۔ مگر کسی جنگی جہاز کو نقصان نہیں پہنچا سکے۔ ان کے چھ طیارے ضائع ہو گئے۔ ہمارے صرف دو کروزروں کو نقصان پہنچا ہے۔ اور ایک تباہ کن جہاز غرق ہو گیا ہے۔ اس وقت زبردست بحری جنگ جاری ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل - آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی کا ایک آٹھ ہزار ٹن کا جہاز سمندر کی تہ میں پہنچا دیا گیا ہے۔ رائل ایئر فورس کے ہوائی جہاز دشمن کے مال بردار جہازوں پر شدید حملے کر رہے ہیں۔ جس جہاز کو غرق کیا گیا اس میں سخت دھماکا ہوا جس سے ثابت ہے کہ اس میں گولہ بارود لدا ہوا تھا۔ ناروے کے سمندر میں برطانوی اور جرمن فوجوں میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ ہوائی جہاز دونو فوجوں کو مدد دے رہے ہیں خشکی پر بھی فوجیں ایک دوسرے کے مقابل پڑی ہیں۔ اور زبردست لڑائی ہونے والی ہے۔ آج یہ خبر آئی ہے۔ کہ تین ہزار جرمنوں کی لاشیں سمندر میں تیرتی ہوئی دیکھی گئیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ جرمنی کا کتنا بھاری نقصان ہوا ہے۔

ایمسٹرڈم ۱۲ اپریل - ہالینڈ کا ایک نیم سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ملک اپنی حفاظت کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ اس کا انتظام خاطر خواہ طور پر کر لیا گیا ہے۔ کہ حملہ کرنے والوں کو جاسوسوں وغیرہ سے کوئی مدد نہ مل سکے جیسا کہ ناروے کے معاملہ میں ہوا۔ جرمنی سے ملحقہ علاقوں سے عورتوں اور بچوں کو منتقل کیا جا رہا ہے۔ اور لوگوں کو اطمینان دلایا گیا ہے کہ گھبرائیں نہیں۔ افواہیں پھیلانے والوں کو سخت انتباہ کیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل - سویڈن کا ایک ۹ ہزار ٹن کا تیل بردار جہاز سکاٹ لینڈ کے قریب جرمن حملہ کی وجہ سے ڈوب گیا۔ بلقانی ممالک سے آمدہ خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ جرمنی نے دعویٰ کیا ہے کہ اسے ڈینیوب میں انتظامات کا حق حاصل ہے۔ رومانیہ اور یوگوسلاویہ نے اس کے دعویٰ کی سخت مخالفت کا فیصلہ کیا ہے۔

دہلی ۱۲ اپریل - ہندوستان میں ڈنمارک کی جو فرمیں ہیں۔ ان سے کاروبار کی اجازت ہے۔ مگر ڈنمارک کے ساتھ تجارت کرنے کی ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ممانعت کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل - برطانیہ کے محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ ناروے سے کر ہالینڈ تک بارہ سو میل کے رقبہ میں بارودی سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ اور سویڈن کے سمندر میں جانے کے لئے صرف بیس میل کا رستہ چھوڑ دیا گیا ہے اس کارروائی کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ اب کوئی جرمن جہاز واپس نہیں جا سکے گا۔ اور جو جرمن فوجیں ناروے میں موجود ہیں۔ ان کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ سامان پہنچانے کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لیکن اس طرح سامان جنگ پہنچانا بہت مشکل ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل جٹ لینڈ کو ڈنمارک سے جدا کرنے والے سمندر میں برطانوی جہاز گھس گئے ہیں۔ آئس لینڈ کے پاس ایک جزیرہ پر برطانیہ نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس کے باشندوں کو سلامتی کا یقین دلایا ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل - برطانیہ اور جرمنی کے جنگی جہازوں میں سمندری لڑائی بڑے زور شور سے ہو رہی ہے اوسلو کے شمال مشرق میں ناروے اور جرمن فوجوں کا سامنا ہو رہا ہے جہاں فیصلہ کن لڑائی کی توقع ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل معلوم ہوا ہے ناروے میں جرمنوں نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ اپنی فوجوں کو مدد بھیجی۔

لنڈن ۱۲ اپریل - سٹاک ہالم کی خبر ہے کہ کل ایک چھوٹے سے گاؤں پر چھ جرمن جہازوں نے بہت سی گولیاں برسائیں اور تین بم گرائے جن سے بہت سے شہری زخمی ہو گئے۔

لنڈن ۱۲ اپریل - ناروی جرمنوں کے فوری حملہ کے بعد اب سنبھل گئے ہیں ضروری مقامات پر فوجیں جمع کر رہے ہیں دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے سامان مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اور فوجوں کا ایک نیا کمانڈر انچیف مقرر کر دیا گیا ہے۔

بمبئی ۱۲ اپریل - گرانی کامگار یونین کی ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ کپڑے کے کارخانوں کی ہڑتال ختم کر دی جائے۔ یہ فیصلہ آج مزدوروں کے ایک بہت بڑے اجتماع میں منظوری کے لئے پیش ہو گا۔

لنڈن ۱۲ اپریل - ناروے کی گورنمنٹ نے لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ اوسلو کے ریڈیو کی خبروں پر یقین نہ کریں کیونکہ اس پر جرمنوں کا قبضہ ہے۔ ناروی پورے جوش کے ساتھ لڑ رہے ہیں اور کئی ایک جگہ انہوں نے جرمنوں کو تنگ کر رکھا ہے۔ سویڈن سے آمد و رفت کے تمام رستے بند کر دیئے ہیں اور یقین کیا جاتا ہے کہ جرمنوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا گیا ہے۔ ناروے میں اس وقت جرمنی کی وہی فوجیں ہیں جو حملہ کرنے کے وقت وہاں بھیجی گئی تھیں۔ اور انہیں ناروی فوجوں نے گھیر رکھا ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل - جرمنی اور برطانیہ کی سمندری لڑائی میں جرمنی کے جن فوجیوں کو قیدی بنایا گیا تھا۔ ان کو ایک بندرگاہ پر پہنچا دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل - سمندری لڑائی کی تفصیلات اگرچہ موصول نہیں ہوئیں تاہم مسٹر چرچل نے کل جو یہ کہا تھا کہ جرمنی بیڑے کو لنگڑا کر دیا گیا ہے یہ درست ہے۔ اس وقت تک جرمن بیڑے کو بہت نقصان پہنچایا جا چکا ہے اور اس کے مقابلہ میں برطانیہ کے جہازوں کا بہت کم نقصان ہوا ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل - امریکہ والوں پر مسٹر چرچل کی تقریر کا بہت اثر ہوا ہے خصوصاً اس لئے کہ انہوں نے برطانیہ کے جہازوں کا نقصان صاف صاف گنا دیا ہے۔ یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ حالات اتحادیوں کے حق میں ہیں اور ہٹلر نے سویڈن اور ناروے پر حملہ کر کے سخت غلطی کی ہے اور اس وقت اتحادیوں کو نمایاں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل - کل مغربی مورچے پر ہوائی جہازوں نے کافی سرگرمی دکھائی جرمنی کے دو ہوائی جہازوں کو نیچے گرا لیا گیا اور باقیوں کو توپوں نے گولے برسا کر بھگا دیا۔

امرتسر ۱۲ اپریل - گندم دڑہ ۳/۳ گندم اعلیٰ -/۱۹/۳ چنے ۹/۴/۳ پرانی باسمتی -/-/۸ نئی باسمتی -/۱۲/۳ مھونا ۴/۱۴/۳ توریا خشک -/۹/۲ مونگ پھلی -/۱۲/۲ تل سفید -/۶/۷

لائلپور ۱۲ اپریل - امریکن کپاس -/-/۹ دیسی کپاس -/۱۴/۷ گڑ ۴/۱۲ تا ۴/۵ توریا -/۱۰/۴

لنڈن ۱۲ اپریل - کل برطانیہ کے ہوائی جہازوں نے جرمنی کے ہوائی جہازوں کے ایک اڈہ پر دو دفعہ بم برسائے اور سخت نقصان پہنچایا۔ پٹرول کے ایک ذخیرہ کو آگ لگا دی اور کئی ایک جرمن ہوائی جہازوں کو نقصان پہنچایا

دہلی ۱۱ اپریل - آج اعلان کیا گیا ہے کہ زائد منافع کے قانون پر کل سے عمل شروع کر دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۲ اپریل - کانگرس پریذیڈنٹ مولانا ابو الکلام آزاد کل واردھا پہنچنے والے ہیں۔

احمد آباد ۱۲ اپریل ایک قریب کے گاؤں میں آگ لگ گئی جس سے تمام گاؤں جل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سستے ریل اور موٹر کے مشترکہ واپسی ٹکٹ

جو چھ ماہ تک کار آمد ہیں

از

یکم اپریل ۱۹۴۰ء سے

لاہور سے سرینگر

سکیم الف	سکیم ب
براستہ راولپنڈی یا جموں (توی)	براستہ جموں (توی) اور بانہال
اور واپسی کسی ایک راستہ سے	اور واپسی اسی راستہ سے
اول: ۷۹/۱۵/۰ روپیہ	۶۷/۱۱/۰ روپیہ
دوم: ۵۲/۷/۰ 〃	۴۶/۶/۰ 〃
درمیانہ: ۱۸/۱/۰ 〃	۱۵/۸/۰ 〃
سوم: ۱۲/۷/۰ 〃	۱۱/۱۵/۰ 〃

(ان کرایہ جات میں چار سو میل کا روڈ کا سفر بھی شامل ہے)

باتصویر پمفلٹ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں

چیف کمرشل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

غیر مبایعین کے متعلق مفید اور کار آمد کتب

حقیقۃ النبوۃ	عہ	تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب	۳ر
النبوۃ فی القرآن	سہ	اہل پیغام کا کچا چٹھا	۲ر
ایک غلطی کا ازالہ	۱ر	منکرین خلافت کا انجام	۲ر
پسر موعود	۱ر	نشان رحمت	۲ر
خلافت مصلح موعود	۸ر	نشان فضل ار مباحثہ راولپنڈی	۱۲ر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمان کو پورا کرنے کے لئے مندرجہ بالا کتب **بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان** سے طلب کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ بجائے ۵۰ روپیہ کے صرف ۲۵ روپیہ میں

تجارتی منافع حاصل کرنیکا عمدہ طریق

ہم اس اعلان کے ذریعہ ان تمام دوستوں کی خدمت میں جو اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانے کی خواہش رکھتے ہوں۔ گزارش کرتے ہیں۔ کہ جو روپیہ آپ ہماری معرفت تجارت پر لگائیں گے۔ اس کا منافعہ ہر ششماہی پر آپ کو ملے گا۔ اور اصل روپیہ بھی ہر وقت واپس لیا جاسکتا ہے۔ آج تک بیسیوں آدمی کافی فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور اپنا اصل روپیہ مع منافعہ واپس لے چکے ہیں۔ روپیہ ہر طرح محفوظ رہتا ہے پس جو دوست اپنا روپیہ محض الماریوں میں بند رکھ کر کوئی فائدہ نہیں اٹھا رہے ان کے واسطے بہترین مصرف ہے۔ جس سے منافعہ بھی معقول ملے گا۔ اور اصل روپیہ بھی ہر طرح ضائع ہونے سے محفوظ رہے گا۔ جو حسب ضرورت واپس بھی دیا جاتا ہے پس حاجتمند صاحبان فوراً توجہ فرما کر اپنا روپیہ ہمارے پاس تجارت میں لگائیں۔ ایک حصہ ایک ہزار روپیہ کا ہے۔ نصف پانچ سو کا ہے۔ اور جو صاحب اس سے کم لگانا چاہیں۔ وہ اس سے کم بھی لگا سکتے ہیں ۔

المشتہران: محبوب عالم اینڈ سنز مالکان راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خودبخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲ر) نوٹ: فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ: مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

شادی ہوگئی آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی

یہ مرد عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش، دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی۔ دماغی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالے کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سن کر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت ہی عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی کستوری۔ جدوار۔ اصیل۔ یاقوت مرجان۔ کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور۔ اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ سے قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک ۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں